سوال

(394)قرض میں شرط اورچمڑے کی تجارت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شہر کے تمام چمار جو تھوڑی پونجی سے دیہات سے چمڑا خرید کر شہری کو کم نفع پر فروخت کیا کرتے تھے اوراس تجارت سے یہ لوگ فائدہ اٹھاتے تھے،پس زید نے اللہ پر بھروسہ کرکے چند نفوس کو ایک ایک سوروپیہ باہم پیشگی اس شرط پر دیا کہ اس روپیہ سے دیہات کاچمڑا خرید کرلاؤ،ہم تمہارالایا ہواچمڑا دساور جا کریا دساور سے خریدار کو بلواکر معقول نفع کے ساتھ فروخت کرادیں گے اوربعد فروختگی اپنا حق المحنت ایک روپیہ 4 آنے لے لیں گے۔ (اصل مسودے میں ایک ہی سوال مذکور ہے اوربقیہ چار سوال ساقط ہیں۔)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔عبارت سوال سے جوسوال کا مطلب ظاہر ہوتا ہے،یہ ہے کہ زید نے جوروپیہ چاروں کو دیا،بطورقرض کے دیا،پس چمار اس صورت میں اس روپے کے مالک ہوگئے اورزید کوان سے صرف اپنے روپے کے مطالبہ کا حق باقی رہا،پھر جب چماروں نے اس روپے سے جوچمڑے خریدے،وہ چمڑے بھی انھیں کے ملک ہوگئے اورزید نے جوان چمڑوں کو دساور سے خریدار کو بلواکر معقول نفع کے ساتھ فروخت کردیا،زیداس صورت میں ان کا دلال ہوگیا اورجوزید نے ایک روپیہ چار آنہ حق المحنت ان سے لیا،وہ زید کی دلالی ہوئی،ایسے معاملے کے ناجائز ہونے کی وجہ بجزاس کے معلوم نہیں ہوتی کہ زید نے جوروپیہ چماروں کو قرض دیا،وہ ایک شرط پر دیا،جوسوال میں مذکور ہے اوریہ شرط اس معاملے کے جواز کو مشتبہ کردیتی ہے ،لہذا یہ شرط اگراس معاملے سے ساقط کردی جائے اورچماروں سے یوں کہہ دیا جائے کہ اگراس روپے سے دیہات کاچمڑا خرید کرلاؤگے اور ہم سے فروخت کرانے کو کہوگے تو ہم تمہاراچمڑا دساور جاکر یا دساور سے خریدار کو بلواکر معقول نفع کے ساتھ فروخت کرادیں گے اورایک روپیہ 4 آنے حق المحنت لے لیں گے تو یہ معاملہ بلاشبہ جائز ہوجائے گا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

2۔مرداری چمڑے کی بغیر دباغت کے نہ توتجارت جائز ہے اورنہ جائے نماز بنانا جائز ہے۔مشکوۃ میں ہے :

"قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : ((ہَلَّا أخذتُم إہابَہا، فد بغتموہ، فانتفعتُم بہ؟ فقالوا : إنّہا میتۃٌ، فقال : إنّما حَرُمَ أکلُہا"))[1]

(سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کو صدقے کی بکری دی گئی پھر وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا : تم نے اس کاچمڑا کیوں نہیں اتارلیا؟اس کورنگ کیوں نہیں لیا کہ تم اس سے کوئی فائدہ اٹھالیتے؟

3۔یہ طریقہ اسلامی طریقہ نہیں ہے،بلکہ غیر اہل ملت کا ہے اورتشبہ غیر اہل ملت کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

"قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ : "مَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَھُوَ مِنھُم" [2]

''جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہوا''

4۔ ایسی تجارت ناجائز ہے، زید جو بکر سے ہر مہینے میں روپے کے معارضے میں فی من ایک روپیہ لیتا ہے، سود میں داخل ہے اور سود حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَحَرَّمَ الرِّبَا (البقرہ:275)

5۔ زید کے بیان مندرجہ سوال کی درستی مجھے معلوم نہیں ہے۔ اگر زید اپنے درستی بیان کے ثبوت میں کوئی حدیث مع سند پیش کرے تو اس حدیث مع سند کو بھیج دے گا، اس پر غور کرلیا جائے گا۔ اگر حدیث مذکور بیان مذکور کے ثبوت میں سچ ثابت ہوئی تو آپ کو اطلاع دی جائے گی۔

---

[1]۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث (۳۶۳)

[2]۔ سنن أبي داود، رقم الحدیث (۴۰۳۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:611

محدث فتویٰ